

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی
سے تھام لو اور فرقہ دین نہ پڑو

حبل اللہ

اللہ



اللہ کا وعدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ
وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے جنت کا وعدہ (اللہ کے ذمے ایک سچے وعدہ ہے۔) توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔“

(سورۃ التوبہ ۱۱۱)



مدیر مسئول — ابو عبد اللہ



نائب مدیر — طارق نسیم



کتابی سلسلہ



مقام اشاعت خط و کتابت کا پتہ :

دفتر حبیب اللہ

۱۸-ای۔ رفساہ عام

ہاؤسنگ سوسائٹی۔ طبرہاٹ

کراچی - ۷۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز دوستو اور محترم ساتھیو !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ توحید خالص کے پھیلنے ہوئے کام کے پیش نظر کافی عرصے سے اس کات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک الہ واحد کا کلمہ بلند کرنے والوں کے درمیان ربط و ضبط پیدا کرنے اور تحریکی کاموں میں ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی زکوٰۃ ایسا ذریعہ ہونا چاہیے جس سے "رابطو" کا فریقہ سرانجام دے سکے۔

اس باقاعدہ رابطے کے ذریعے جہاں دُور دراز مقامات پر رہنے والے ساتھیوں کو ہماری اور ان کی نازہ ترین دعوت سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی وہاں یہ احساس بھی نازہ ہے گا کہ اس وادی پر خار میں ہم اکیلے نہیں بلکہ ہمارے ساتھ آبلہ پا اور بھی ہیں !

دوسرا بڑا فائدہ اس مجلہ کا یہ ہو گا کہ ساتھیوں کو اپنی تحریری صلاحیتیں اجاگر کرنے کا موقع ملے گا اور دوسرے لوگوں کو توحید سنت کے وسیع موضوع پر مختلف النوع تحریریں پڑھنے کو ملیں گی۔ اس کے علاوہ اس ذریعہ سے آپ کو ملک کے مختلف حصوں میں ہونے

والے رُوح پر وراجماعات کی تاثراتی رپورٹیں اہم نوعیت کے اعلیٰ
 واطلاعات اور تبلیغ دین کے سلسلے میں فوجوان طلبہ کی سرگرمیاں
 یہ ساری چیزیں ہیں جو مستقل گھر بیٹھے — چاہے آپ پاکستان کے
 کسی حصہ میں مقیم ہوں یا اپنے وطن سے باہر باقاعدگی سے مل
 جایا کریں گی۔ انشاء اللہ

کئی بار کی کوششوں کے بعد — حَبْلُ اللہ — اللہ کی
 رسی آپ کے ہاتھ میں ہے — اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کتنی مضبوطی
 سے لے تھامتے ہیں — ہماری اپنی کوشش تو یہ ہوگی کہ یہ ہر ماہ باقاعدگی
 سے آپ تک پہنچے — باقی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ ہر ایک کی
 نیتوں کا حال جاننے والا ہے۔

یہ ہماری پہلی کوشش ہے — ظاہر ہے خامیاں تو ہوں گی
 ہی — ہم آپ کے ممنون ہوں گے اگر آپ ہماری غلطیوں کی نشان دہی
 فرماتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے فوازیں !

اور آخر میں صلائے عام ہے یا رِائِ نکتہ داں کے لئے — یعنی
 آپ سب کو دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے مجلے کے لئے کچھ
 نہ کچھ ضرور لکھیے — اگر پُر خلوص خط ہی سہی —

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ سب کا

(بوعبداللہ)



جوہرِ انسانیّت

ضیاءِ احمد شاہد (جامعہ ملیہ کراچی)

حصین بن محمد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت سعید بن جبیرؓ کے پاس تھا کہ سعید کہنے لگے :
 " آج رات ستارے کو ٹوٹے ہوئے تم میں سے کس نے دیکھا ہے ؟ "
 حصین نے کہا کہ ہاں میں نے دیکھا ہے پھر کہنے لگے کہ میں نماز میں مشغول نہ تھا بلکہ مجھے کسی چیز نے گات کھایا تھا جس کی بچے سخت تکلیف دیتی تھی۔
 انہوں نے کہا پھر تم نے کیا کیا ؟
 انہوں نے کہا میں نے جھانپ کر دیکھا تو کچھ سے کام لیا انہوں نے کہا یہ کیوں ؟
 میں نے کہا شعبی سے مروی ایک حدیث کی بناء پر۔
 انہوں نے پوچھا وہ کیا حدیث ہے جو انہوں نے بیان کی ؟
 میں نے کہا کہ شعبی نے ہم سے برید بن الحصیب کی روایت سے حدیث بیان کی کہ نظر بڑا کسی نہر میں چیز کے کات کھانے کے سوا اور کچھ نہیں جھانپ کر دیکھا کرتے تھے۔
 سعید نے کہا جس شخص نے جو سنا ہی پرکھا کیا اور اسی پر عمل پیرا ہوا تو اس نے بہت اچھا کیا اللہ ہمیں حضرت ابن عباسؓ سے بعض کا کہنا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا شرف حاصل ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ نے اور تو جہات بھی کیں۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم نے اپنی مکتبہ آراء کا اظہار کیا۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ افراد ہوں گے جو مذہم کرتے ہیں مذکورات ہیں اور نہ اپنے جسموں کے دانے کے قائل ہیں اور نہ خال لیتے ہیں اور صرف اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔
 عکاشہ بن محسن نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان ہی میں سے ہو اس کے بعد ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے عکاشہ بڑی لے گئے۔
 (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

یعنی اللہ عزّوجلّ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا یا کہ آپ نے فرمایا :
 " مجھے بہت سی باتیں دکھائی گئیں میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ تو بہت بڑی جماعت ہے اور کسی نبی کے ساتھ صرف ایک یا دو ہی آدمی ہیں اور ایسے نبی کو بھی دیکھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ "
 اچانک میرے سامنے ایک انبوہ کثیر آیا میں نے خیال کیا یہ میری امت ہوگی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم ہے۔
 اس کے بعد میں نے ایک بہت ہی بڑے انبوہ کو دیکھا مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور آپ کی امت میں ستر ہزار افراد وہ ہیں جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔
 یہ واقعات سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں ان ستر ہزار افراد کے بارے میں تیاں آرائیاں کرنے لگے بعض کا کہنا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا شرف حاصل ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ نے اور تو جہات بھی کیں۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم نے اپنی مکتبہ آراء کا اظہار کیا۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ افراد ہوں گے جو مذہم کرتے ہیں مذکورات ہیں اور نہ اپنے جسموں کے دانے کے قائل ہیں اور نہ خال لیتے ہیں اور صرف اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔
 عکاشہ بن محسن نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان ہی میں سے ہو اس کے بعد ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے عکاشہ بڑی لے گئے۔
 (صحیح بخاری و صحیح مسلم)



بزدلی سے پناہ مانگنا

سعد بن ابی وقاص اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم لوگوں کو کتب بت سکھایا کرتے ہیں اور قرآن مجید کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کو پڑھا کرتے تھے۔

کرتے تھے۔

" اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلَیْ اَرْضِیْ الْعُمْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "

ترجمہ : اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور پناہ مانگتا ہوں پیرانہ سالی کی تکلیفوں سے اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے۔



ہم میں سے کئی صاحبان ایسے ہیں جو اردو کی بنسبت اپنی مادری زبان زیادہ اچھے طریقے سے لکھ اور پڑھ لیتے ہیں، ایسے لوگوں کی آسانی کے لیے اور دین کو اچھی طرح سے سمجھا دینے کے لیے ڈاکٹر عثمانی صاحب کی کئی کتابیں اردو کے علاوہ اور دوسری زبانوں میں منتقل ہوئی ہیں اور ہر ہی میں ہم لوگوں کی آسانی کے لیے نیچے ان کتابوں کی فہرست دے رہے ہیں جو اب تک دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر چھپ چکی ہیں، اگر آپ یا آپ کے دوست کسی ایسی زبان سے واقف ہیں تو وہ بھی توجیہ کیماڑی کے پتہ پر خط لکھ کر ان میں سے کوئی بھی کتاب پمفلٹ مفت منگوا سکتے ہیں۔

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

آئی ایم اے

پشتو
۱۔ یہ قبریں یہ آستانے
۲۔ ہماری دعوت
۳۔ تعویذ گنت ڈاکٹر کے ہے
۴۔ نجات کی ایک ہی راہ
گجراتی
۱۔ یہ قبریں یہ آستانے
۲۔ تعویذ گنت ڈاکٹر کے ہے
۳۔ وفات النبی

سندھی
۱۔ تعویذ گنت ڈاکٹر کے ہے
۲۔ نقشہ کار

عربی
۱۔ یہ قبریں یہ آستانے
۲۔ تعویذ گنت ڈاکٹر کے ہے
انگریزی
۱۔ نجات کی صف ایک ہی راہ

پہچان پہ ہے ناز تو پہچان جائے!

پیشوا حسین علی گڑھی

کیا آپ ان حضرات سے واقف ہیں؟ اگر نہیں تو آئیے ہم ان کی چند خصوصیات گناتے ہیں شاید کہ آپ پہچان جائیں۔! دین اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے یہی صاحب ہیں۔۔۔۔! انہوں نے ہر طرح سے دین حق کو رسوا کیا ہے۔! دین حق کی تبلیغ جو ان پر عائد ہوتی ہے اس سے انحراف اور کستان حق کرنا ان کا شیوہ ہے۔! جھوٹے فقہ، کھانیاں اور خرافات سنا کر دین کو ان حضرات نے ایسا مسخ کیا ہے کہ حق ناحق بن گیا ہے اور ناحق نے حق کی جگہ لی۔ سنت بدعت کہلائے لگی اور بدعت کو سنت کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔! توحید کا نام انہوں نے اولیاء اللہ کا انکار کر رکھا ہے اور شرک کو اصل دین بنا ڈالا ہے۔! اور یہ سب کچھ اس پیشہ کے لئے کیا ہے جو کل زمین کے اندر چھٹ جلنے والا ہے۔!

بظاہر تو یہ ملوے ماندے۔ چکن پرائے۔ اور دیگر مرفن غذائیں کھاتے ہیں۔ لیکن قرآن کی زبان میں یہ دراصل آگ اپنے پیڑوں میں بھروسے ہیں۔

"یقیناً جو لوگ چھپاتے ہیں وہ کچھ حوالہ دے گا۔" نے نازل کیا ہے اپنی کتاب میں۔ اور لیتے ہیں اس کے عوض قیمتِ قلیل۔ وہ دراصل اپنے پیٹ آگ سے بھروسے ہیں۔"

(البقرہ-۱۷۳)

یہیدائش سے لے کر موت تک۔ سخی کر موت کے بعد بھی۔ تدارک وصول کرنے کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ انہوں نے شروع کر رکھا ہے۔! یہی دانش پر ازان دینے کی فیس اختصار پر ایک طویل

دعوت۔ نکاح اگر پڑھنا ہے تو اس کا معاوضہ۔ اگر نہیں خدا خواست میت ہو جائے تو بیشک غم مرنے والے کے گھر والوں کو ہوگا مگر ان حضرات کی بنائے گی۔ اور مرنے والے کی قبر پر اپنی خوشیوں کا تاج ٹھل کھڑا کرنے کی سوچیں گے۔ اور کچھ ہاتھ نہ لگے گا تو کفن کا ٹکڑا ہی بھی۔ بعض بگڑے کمراتے ہیں بعض جگہ خیرات۔ کہیں منگوائی کہیں حلوا کوئی شے ہو بہر حال کچھ نہ کچھ ضرور اس پیٹ کے دوزخ میں جانا چاہیے۔ اگر کسی کے والد مر جائیں تو وہ بچہ یتیم کہلاتے ہیں اور قرآن میں مالی یتیم کھلنے والوں کے بارے میں مالک نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں اور حقیقت وہ اپنے پیٹ میں آگ بھروسے ہیں۔ اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔"

(النساء- آیت ۱۰)

اس پر بھی یہ حضرات یتیموں کا مال کھاتے باز نہیں آتے۔ اور باز بھی کیونکر آئیں ان کا تو پیٹ پہلے ہی پکا مر رہا ہے۔ "کھل من تمید" مرنے کے بعد بھی اگر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا تو کچھ بہتر تھا لیکن یہاں تو برسوں تک یہ صاحب اپنے خزانے مختلف شکلوں میں بٹرتے ہی رہتے ہیں۔ کبھی تیرا (سوم) تو کبھی چالیسواں (چھم) اور کبھی برسی۔! کئی سادہ لوح تو چالیس جموں تک ان حضرات کے گھر کھانا پہنچاتے رہتے ہیں اور یہ صاحب ساہا سال چنارائے کر کھاتے رہتے ہیں۔ کہ کیا یہ قوت بنایا اس قوم کو۔ مزید یہ قوت بنانے کا ایک انداز بھی ہے کہ مرنے کے چند دن بعد یہ صاحب جھوٹے خواب

سنا مشورہ کر دیتے ہیں۔ مرنے والے کے لواحقین سے کہتے ہیں کہ میں نے مرنے والے کو جنت میں گھومتے دیکھا ہے۔ اور یہ خوشخبری "ساکر نزار" وصول کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ میں نے تمہارے والد کو بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ "کسی" کو کھانا کھلا دو تاکہ ان کی بھوک مٹ جائے۔ یا ان حضرات کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی تو کہیں گے کہ میں نے انہیں برہنہ حالت میں دیکھا ہے۔ "کسی" کو کپڑے پہنا دو تاکہ انہیں لباس میسر آجائے۔ (اور یہ بات تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ یہاں کسی سے مراد خود یہ حضرت ہوتے ہیں۔!) کوئی کھلنے پینے کی دعوت ہو ان حضرات کا سب سے پہلے حق بنتا ہے۔ فاتحہ پڑھی اور اپنا حصہ ہرپ کر گئے۔ بیسیوں دعوتیں تو ان کی اپنی ایجاد کردہ ہیں۔ تیجا۔ چالیسواں اور برسی وغیرہ کا ذکر تو آپ پہلے ہی سن چکے ہیں۔ گیارہویں کا بکرا (برائی کی شکل میں پکا ہوا)۔ بارہواں کی دیکھ! عرم کا کچھرا اور حلیم (شریت کے بعد) رجب کے کوثر نے اور شب برأت کا حلوا۔ یہ سب ان حضرات کی من بھائی غذا ایس ہیں جو ان کی اپنی منگوائی کے شاہکار ہیں۔!

آج یہ حضرت اپنے آپ کو ہتیار اور خوش نصیب سمجھتے ہیں کہ عوام کا لالچام کر کے بے وقوف بنایا ہے۔ شادی یا بیاہ ہو یا تحریہ و تقریر۔ وعظ و نصیحت ہر ایک خطبہ امامت۔ مولود ہو یا میلاد۔ جلسہ ہو یا جلوس۔ امامت ہو یا امامت ہر موقع پر اپنی حبیب بھرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن صاحب چاہے کچھ بھی ہو یہ ہیں برے صابر۔ قرآن خود اس بات پر شاہد ہے (باقی صفحہ ۱۰۱ پر دیکھئے)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں صرف علم

رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں“

آج آزمائش کے اس دور میں جہاں اصل ایمان کم یا ب ہے اور پھر ستم یہ کہ نام نہاد مذہبی ٹھیکیداروں کی اجارہ داری ہے جس کی وجہ سے دین اسلام کی اصل شکل بگڑ کر کفر و شرک، بدعات و رسومات کی ایک تصویر بن گئی ہے۔ اس موقع پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دین کا صحیح علم حاصل کرے اور خاص کر ان لوگوں کے لیے تو یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے جو خراب و خستہ دنیا کے سامنے دین اسلام کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنے کا عزم لے کر اٹھے ہیں۔ اس لیے لازم ہے کہ ایک داعی حق خود دین کی اصل روح سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہو، دین کا صحیح علم حاصل کرنے کے سلسلے میں کیماری کی مسجد توحید نمبر ۲ میں مورخہ ۱۶ اگست سے تعلیم کا پروگرام شروع ہو چکا ہے جس کے تحت کتاب اللہ کی تفسیر اور شارح قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث صحیحہ پر مشتمل صحیح بخاری کے درس کے علاوہ عربی زبان کی تدریس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مدرس کے فرائض جناب ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی انجام دے رہے ہیں۔ یہ کلاسز ہفتہ میں تین دن یعنی ہفتہ پیر اور بدھ کو مغرب کی نماز کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہیں۔

خواہشمند حضرات اپنے حلقوں کے ناظمین سے یا براہ راست رجوع فرمائیں۔

وما توفیقی الا باللہ

بَدَلتی ہے تو غُویں دلو!

محمد عبد السلام (کراچی یونیورسٹی)

قوصا ہیں جب خصلات و مگر ایسی ہیں مبتلا
ہو جاتی ہیں اور ایک اللہ کی عبادت سے منہ موڑ کر
طاغوت کی بندگی کرنے لگتی ہیں ، ایک اللہ کے مقابلے
میں بے شمار خدا تراش لیتی ہیں اور ان کی عبادت اور ان کی
بندگی شروع کر دیتی ہیں ان کے نام کی بند رو یا زور چڑھا دے
ہو سکتے ہیں ان ہی نے فانی از خوف کیا جانے لگتا ہے
ان کی مستی مانی جاتی ہیں ان کو نفع و نقصان کا مالک ،
اور اللہ کے ساتھ ان کو شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ تب اللہ
ان میں اپنا ایک نبی مبعوث کرتا ہے جو پوری قوم کو
ایک اللہ کی بندگی کی طرف بلاتا ہے اور غیر اللہ کی عبادت
سے روکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں ارشاد
فرماتا ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا
آتِ بِعِيدِ وَاللَّهُ وَاجِبُ تَعْلِيمِ الطَّائِفَاتِ
”ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے
ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ ہماری زندگی کو اور طاعت
کی زندگی سے بچو۔“ (الاحقاف: ۲۴)

گو یا ہر نبی کے آنے کا ایک ہی مقصد تھا کہ لوگوں کو ایک اللہ کی زندگی کی طرف بلائے اور ان کو غیر اللہ کی عبادت سے روکے۔ نوح علیہ السلام سے لے کر آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نے یہی بات سمجھی کہ "اے میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو! اس کے سوا قہار و مقرر معبود نہیں ہے۔"

قوم عاد کی طرف اللہ تعالیٰ نے یہودی علیہ السلام کو
 مبعوث کیا جیسا کہ سورہ ہود میں ہے۔

وَالْيَاغَادِ أَخَاهُمْ هُوَذَا قَالَ يَقُومُ
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ (سورة هودية: ٥٠)

”اور عادی طرف ہم نے اللہ کے بھائی ہمدرد کیجیے“
اس نے کہا ”اسے براور اپنی قوم اللہ کی بندگی کرو تمہارا
کوئی اللہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ جب بعض جمعوں نے
اللہ گھڑ رکھے ہیں۔“

وَأَيُّ شَمْرَةٍ أَخَاهُمْ ضَالِحًا
اور قوم شور کی طرف ان کے بھائی صلح کو بھیجا (ہجرت ۱۰)
وَأَيُّ مَدِينٍ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اور مدینہ (اور ان کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا
(ہجرت ۱۱)

تمام اتقیا یہ کوالہ نے ایک ہی حکم دیا کہ وہ دیکھ کر اللہ کے علاوہ کوئی نہیں چن چن کر جیون و نقصان کا مالک ہوا اور کوئی نہیں جو عبادت کا مستحق ہو۔ وہی رب المشرقین ہے اور وہی رب المغربین اور وہی مستحق عبادت ہے اور ہی عباد و عباد ہے۔ سورۃ العنکبوت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْهِ مَتَابِ (الرعد ١٣)

"ان سے کہو کہ وہ میرا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہ میرا مخلص و ماحی ہے۔"

دوسری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ کہہ دو کہ اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ "تم بندگی نہ کرو، مگر اللہ کی"۔ (ہود آیہ ۲)

یہ تمام احکامات اور تعلیمات اقبیاء ان لوگوں کے لئے
تھی جو اللہ کو اللہ تو مانتے تھے لیکن دوسروں کو بھی اللہ کے
ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ خانہ کعبہ میں تین سرائے بہت کھرب
کر رکھے تھے۔ کوئی اولاد دیتے والا تھا تو کوئی بارش
سانے والا، کوئی دشمنوں کے مقابلے میں فتح دینے والا

تھا تو کوئی دستگیر تھا، کوئی شکل نہ تھا اور کوئی حاجت روا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَمَا يَدْرِيونَ أَكُنْزُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهْمٌ مُّضِرٌّ يَكُوْنُ ۝۱۶ اِنْ يَشَاءُ اللّٰهُ كُونا فِيْهِمْ

مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک بھی ٹھہراتے ہیں (سورۃ یوسف ۱۰۶)

یہ مشرکین اللہ کو کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے لیکن ساتھ ساتھ غیر اللہ کی بھی عبادت کیا کرتے تھے، ان کی بھی پوجا پاٹ ہوتی تھی ان کو بھی مشکل کشائی اور

حاجت روائی کے لئے پکارا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ان سے بولچو کہ آسمان اور
زمین کا رب کون ہے (قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ) تو کہتے ہیں کہ اللہ (قُلِ اللّٰهُ)
پھر ان سے کہ جب حقیقت ہے

قُلْ أَنَا خَشَعْتُ لِمَا دُونِي وَأُولَئِكَ هُمْ
 كَمَا تَمَنَّى أَسْأَلُكُمْ فِيهِ مَالِيَ كَمَا أَسْأَلُ
 فِيهِ نَفْسِي وَمَنْ يَأْتِكُمْ بِالْحَقِّ فَقَدْ
 تَقَرَّبَ إِلَيَّ وَإِلَى الْمَقَامِ الْمُحْتَمَلِ
 وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ
 جَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَلَا يَكُونُ لَكُمْ بِهِ
 عِلْمٌ (سورة صافات ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے صفاتِ حمات کہہ دیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے جو مستحقِ عبادت ہے۔ اسی کے علاوہ جو مستقیماً و سبکدوشی مشکل کشائی اور راحت رسانی کے

میں نے پکاری جاتی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں ان میں سے کوئی بھی یہ حقائق نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ سورہ مؤمن میں کہتا ہے کہ "وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي استجب لَكُمْ" تمہارا رب کہتا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا (مؤمن ۶۰) سورہ النمل آیت

میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر ارشاد فرماتا ہے۔ "أَفَلَا يَحْسِبُ الْمُخَلَّفُونَ إِذْ دَعَا هُكُونُ إِلَى جَزِيرَةِ أَرَبَ كَيْدًا سَابِقًا لِّهَاجِرَةِ الْيَهُودِ لِيُخَالِفُوا هَاجِرَتَهُمْ وَهُمُ الْعُتْرَاقُ يَوْمَ تُنْفَخُ الصُّورُ" اور کون اس کی تکلیف کو کرتا کرتا ہے۔ "وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ أَلْأَرْضِ" اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔ "وَإِلَّا تَصْغُرُوا عَلَيْهِمُ الْمَسَاكِينُ" اور کون ہے جو تمہیں زمین کا معبود ایک کام کرنے والا ہے۔ "قَلِيلٌ مَّا تَذَكَّرُونَ" تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُخْلَقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ" کیا یہ اللہ کے ساتھ اسی ہی ہستیوں کو شرک کرتے ہیں جنہوں نے کچھ تخلیق نہیں کیا بلکہ خود مخلوق ہیں؟ (۱۹۱)

وَلَا يَسْتَبِطِعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا هُمْ أَنْفُسِهِمْ يَنْصُرُونَ (۱۹۲) جو نہ تو ان کی مدد کرتے پر استطاعت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد پر قادر ہیں۔ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ کسی بت یا شجر کے متعلق نہیں بلکہ ان انسانوں کے متعلق ہیں جو مر گئے ہیں یا ابھی زندہ ہیں کیونکہ بے جان چیزوں کے متعلق اس ارشاد کا کوئی اثر نہیں ہے۔ "وَلَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ" اور لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنائے ہیں۔ "لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ" جنہوں نے کوئی بھی چیز پیدا نہیں کی بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ صَوْنًا وَلَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا (۱۹۳) اور نہ ہی اپنے نفع و نقصان کا اختیار رکھتے ہیں ان کے اختیار میں موت ہے رحمت اور نہ (قبر سے) اٹھانا (الزُّلْفَىٰ) اور پھر اللہ تعالیٰ تیسری بار بیکار بالکل واضح کر دیتا ہے

کہ مردہ یا زندہ کوئی انسان خدائی میں داخل نہیں دے سکتا۔ سورہ النمل میں ارشاد ہے۔ "وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هُمُ الْمُشْرِكُونَ" اور اللہ کے علاوہ وہ دوسری ہستیاں جن کو لوگ رحمت و روائی کے لئے پکارتے ہیں۔ "لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ" انہوں نے کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کیا بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ "أَصْوَاتٌ عَلَىٰ سَحَابٍ مِّثْلَ نَذِيرٍ" اور نہ کرفہ و قاتلے عُدُوَّتِ آيَاتٍ يَبْعَثُونَ" ان کو یہ شک نہیں معلوم کہ انہیں دوبارہ زندہ کر کے کب اٹھایا جائے گا۔ (النمل آیات ۲۰-۲۱)

مردہ ہیں نہ زندہ کے الفاظ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ یہ وہ انسان ہیں جو پورے جلتے ہیں۔ وہ اولیاء اور بزرگوار دین مان کر جن کی قبروں کا طواف ہوتا ہے جن کی نذر و نیاز کی جاتی ہے اور جن کو مرد کے لئے پکارا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کا اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتا ہے کہ "وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ" اللہ کو چہرہ کر کسی نبی ہستی کو نہ پکارو جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان قاتلے قَاتِلَتِ قَاتِلَتِ إِذَا أَفْتِنَ الْغُلَبِيِّينَ" اگر تم ایسا کرو گے تو غلاموں میں سے ہو جاؤ گے۔ (یونس ۱۰۶)

اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طرف شرک کا بازار گرم ہے غیر اللہ کی پوجا ہو رہی ہے ان کی قبروں پر چادریں چڑھتی ہیں ان کے آستانوں کے پھیرے لگائے جاتے ہیں۔ ان کے دربار کا پرشاد تبرک بتلایا کسی کو دانا کھا جاتا ہے جو مر کر ہی داتا ہے اور کوئی مشکل کشا جو مر جانے کے بعد بھی مشکل کشائی کے لئے آتا ہے کوئی عزیز نواز ہے جو موت کے بعد بھی مٹھی بھر بھر کر دیتا ہے۔ ہر طرف مہر عام کھلا شرک کیا جا رہا ہے۔ عرس اور میلے ہو رہے ہیں۔ کوئی قوال یہ قوالی گاتا ہوا ملتا ہے۔

بھروسے بھولی مری یاد دلاؤ اور کوئی شاعر کہتا ہے کہ
اے خاصہ خاصانِ رسل وقت و عہدے
امت پر تیری اسے عجب وقت پڑا ہے
جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہے
قُلْ إِنِّي لَأَقْلِبُ كُفُوكُمْ خَصْرًا وَلَا رَيْبَ لَكَ
(الحج - ۶۱) "کہہ کر میں تم لوگوں کے لئے تو کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔" پھر اس کی توجہ مشرک پر پیش کرتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت مروت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے پاس ہاری سفارش کریں، اللہ ہاری سنتا نہیں اور ان کی ثالثا نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سورہ یونس میں فرماتا ہے۔
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ
یہ لوگ اللہ کے علاوہ ان کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں۔
هَؤُلَاءِ شَفَعَاءُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔
قُلْ أَتُشْرِكُونَ اللَّهُ يَبْهَتُ لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ" اے محمد ان سے کہو کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں۔
وَتَعَالَىٰ قَهَّارُ شَيْءٍ كَوْنٍ (یونس ۱۸)
پاک ہے وہ اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں۔ "مَا تَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُنَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ" ہم ان کی عبادت نہیں کرتے۔ مگر صرف اس لئے کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیتے ہیں۔
(الزمر ۳) اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا کہ اس کے یہاں کوئی سفارش نہیں ہے اور نہ کوئی اس کے دربار میں اس کے حکم کے بغیر کسی کی سفارش کر سکتا ہے وہ خود اپنے بندوں کے سارے حالات سے باخبر اور خود ان کی دعاؤں کو سننے اور تکلیف کو رفع کرنے والا ہے۔
اب اس کے بعد کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ

نوجوانوں سے خطاب

میرنگون ہو جائیں گے، پھر صور میں پھونک ماری جائے گی۔ یہ زمین شن ہو جائے گی اور قبر کے باقی ٹکڑے کھڑے ہو جائیں گے اور لپکا رہیں گے :

”ہم نے پہلے ہی براہوی ہم کو پہلے ہی قبر و مدفن میں
نے اٹھا کر لیا۔ یہ تو خدا سے ذوالجلال کا وعدہ ہے جو
کو بچا کر لیا۔“

پھر تم دیکھو گے کہ وہ اپنے رب کے حضور سر جھکا کر
کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں :

”اے ہمارے ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا اب
ہمیں دیتا ہیں وہ اس بھینچ دے تاکہ ہم نیک اعمال کر سکیں!“

وَلَا اِنَّ اَسْمَانًا بِرِ تَطْرُقُ اِلَيْهِ اِنْ كُنتُمْ لَكُمْ نِعْمَةٌ يٰ
يٰ مَوْجِ اَوْ اَوْجَادُ اس میں کس نے تخلیق کئے ؟ اِن افلاک
کو ستاروں کے کس نے فرمیں کیا ؟ اس وسیع و عریض
زمین کو کس نے بچایا ؟ یقیناً اس کائنات کے بچھے ایک
عظیم طاقت پر مشید ہے۔ پھر تم کیوں اس کی بندگی
نہیں بجا لیتے !

یہ زندگی کا کارواں یہ لڑنی جیتا نہیں ہے گا،
وہ دن جلد ہی آنے والا ہے جب یہ بساط کائنات پیٹ
دی جائے گی جب یہ بلند و بالا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں
گئے، جب یہ ٹھاٹھیں مارے ہوئے طوفان تیر سمندر

اسے تاروں پر گندیں ڈالنے والو لکھناؤں
کی قبر لانے والو! زمین کی پنہائیوں میں خصلت کے والو!
آسمان کی وسعتوں پر نظر رکھنے والو! پیامِ رزق کی دینے
والو! کائنات کے رازِ فاش کر دینے والو! مستقبل کے
معارفِ قوم کی عظمت کے علمبردارو! ذرا اپنی تخلیق کے بارے
میں غور کرو! جبکہ تم ہاں سکو میٹ میں ایک لو تعجب کے
شکل سے۔ پھر اس کے بعد جبکہ تم کھلے پیسے ہوئے کہیں
نہ سچھو و نادان تھے! پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو جو ان کی طاقت
عطا کی اور تمہاری عقل و دانش میں اضافہ کیا تاکہ تم اپنی
تخلیق کے بارے میں خوب خوب غور کرو سکو!

حکمہ اوقاف کی علما کی کمی کو دیکھ کر میرے گھر سے اقامت باز گرفتار

[illegible]

و فرمایہ قرآن و سنت پیراچی

علما اکیڈمی اور قمار بازی

یہ کہیں کی حکمت کا ہے۔ یہی ہے تو یہاں خدا ہی چاہتا ہے۔

کونستانتینوس کے ہاتھوں میں یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے۔

کرتے ہیں، مگر کہیں سے نہ ملے تو قاتل

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
سراجاً مضيئاً يهدي إلى صراط مستقيم

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ
ایسے عبرت حاصل کرو۔ اسے بصیرت رکھنے والوں

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ مومن کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا!

ایک خبر — بلا قصہ — ۱

ارشاد ہو گا کہ :

"اگر تم چاہتے تو ہر نفس کو پہلے ہی حق کی ہدایت کر دیتے لیکن ہمارا وہ وعدہ بھی برحق تھا کہ تم اس دہکتی ہوئی آگ کو جن و انس سے بھر دیں گے۔"

پھر ان کو گھیر گھیر کر میزانِ عدل کی طرف لایا جائے گا اور ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں خود ان کے خلاف گواہی دیں گی۔ وہ لوگ اپنے اعضاء سے پوچھیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ؟ وہ جواب دیں گے کہ :

"تم دنیا میں جرائم کرتے وقت پچھتے تھے اور تمہیں یہ خیال تک نہ تھا کہ بھی تمہارے اپنے کان اور آنکھیں بھی تمہارے خلاف دیں گی بلکہ تم نے تو یہ سوچ لیا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی خبر تو اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں۔"

اور پھر حکم ہو گا.....

"تم آج کے دن کو بھلا بیٹھے تھے پس آج تم کو بھلا دیں گے اور پھر اس بھلا دینے کا عذاب جو کہ تمہارے اپنے اعمال کا انجام ہے۔"

اور یہ انجام اتنا ہی شدید ہو گا "آگ کا ایسا عذاب ہو گا جو ان کو چاروں طرف سے قسا توہ کی طرح گھیرے گا۔ اس وقت وہ پیاس کے مارے لیلا نہیں گئے ان کی فریاد دہکائیے گھولنے ہوئے پانی سے کی جائے گی جو گھٹلے ہوئے تانبے کی مانند ہو گا۔ اس پانی کو پینے سے پہلے ہی اس کے ٹھیکے ان کے چہروں کو جھلسا دیں گے اور پیٹ میں جا کر تو وہ اس طرح

کھولے گا جس طرح کہ ہانڈی۔ اس کے بعد فرمایا جائے گا کہ انہیں گھسیٹتے ہوئے جہنم کے جیوں پہ لے جاؤ اور ان کے منہ پر کھولنا ہو پانی انہیں دوڑا کہ خوب خوب کچلے لیں عذاب کا مزا اور جو شخص اس دن آگ کے اس شدید عذاب سے بچنا کر جنت کی لازوال بادشاہتوں میں داخل ہو گیا وہی کامیاب و کامران ہے۔

تو اسے عزم کی جٹا تو : مصائب و مشکلات سے بھرپور جانے والا اور اس کامیابی کی فکر کو جو کہ اصلی و ابدی ہے دور رکھیں تم خواہ اپنے والوں میں سے نہ ہو یا والد اور مالک کا تو یہ فرمان ہے :

والعصیرۃ ان الانسان لَغَفٰی خَسِیۡدٌ
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
(العصر)

"قسم ہے زمانے کی کہ ساری انسانیت خسارے میں آئے گی ان کو تو لگے کہ ایمان لائیں اللہ پر ایسا ایمان جس کے حاصل کی یہ کیفیت ہو کہ وہ اللہ پر بچتے ایمان رکھیں۔ یہ یقین کر وہ مالک ہے انسانیت کا وہ بے ہمتا و لاشریک ہے۔ ہر نفع و نقصان پر اس کی ذات قادر ہے۔ دستگیری حاجت روائی مشکل کشائی اور فریاد رسائی اس کی صفت ہے۔ اس کے بیٹھے اسی کو پکارنا چاہیے بوجہ ایک ذات ہے جس سے غائب زخوف کھایا جائے اور اُمید میں وابستہ کی جائیں۔ اسی کے حضور رکوع و سجود اور نذر و نیاز کی جائے۔

پھر وہ نیک اعمال ہوں جو وہ اتنا کم رسول فخذ وہ و ما نہلکم عنہ فانتہوا کی عملی تصویر ہوں اور اس کے بعد جس چیز کو ہم نے حق جانا ہے اس کی تلقین کریں چاہے وہ اعتقادات سے متعلق ہوں یا تخیلات و تصورات سے وابستہ یا تفکرات و توہمات کا کوئی معاملہ ہو۔ چاہے وہ اعلیٰ

اور مصائب کی ہر گھٹائی کو بھوکے واہی پر خار سے اپنا دامن بچلے انسانیت کی اس معراج پر پہنچ جائیں جس کے متعلق ارشاد ہوا۔

تَجْعَلُهَا لِنَاسٍ اٰمًا

یہ بچاؤ پہ قازم ہے تو پہچان چاہیے

قَمًا اَصْبَرَهُمْ عَلٰی السَّارِ
"پس یہ کس قدر صابر ہیں آگ پر"

امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم نے کس شخصیت کو بوجھلے رہی ہاں ! یہ حضرت ہماری قوم کے پیش امام "ہیں جو عرف عام میں مولوی صاحب کہلاتے ہیں اور
لَا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ
آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔

جون ۱۹۸۳ء میں توحید تنگ (قادر پور راولاں) ملتان میں صوبہ پنجاب کے سائنس دانوں کا ایک اجتماع منعقد ہوا تھا جس میں کراچی کے سائنس دانوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی تھی۔ ہم نے محمد اشرف خاں صاحب سے درخواست کی تھی کہ اس رُوح پر ور اجتماع کی روداد ہمارے قارئین کو بھی سنائیں۔ انہوں نے کمال ہنر بازی سے کام لیتے ہوئے ہماری درخواست منظور کر لی تھی اور وعدہ فرمایا تھا کہ جلد ہی وہ رپورٹ قلمبند کر کے ہمارے حوالے کر دیں گے۔ لیکن شاید بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اشرف بھائی کو فرصت نہ مل سکی۔ یہیں امید ہے جیسے ہی اشرف بھائی کو فرصت ملے گی وہ ضرور اپنے وعدے کو وفا کریں گے اور ہمارے محترم قارئین کو ایک اچھے اجتماع کی رپورٹ پڑھنے کو ملے گی۔ انشاء اللہ

کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے ؟

ایک سوال کی دس شکلیں

اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے مگر بعض مسائل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے؟ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پتہ چلتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اس سوال کی دس مختلف صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور ہستی مشکل حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ سائل اور مشکل کس کس کے درمیان ہزاروں میلوں کی دوری پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے۔ ؟

۲۔ بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلوں پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں مثلاً سرہنگی والا سرہنگی میں مشکل پیش کرے گا۔ اسی طرح جرمن، برٹش، فرانسیسی، انگریزی میں اور پٹھان پشتو میں آواز دے گا۔

۳۔ اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ ہر ہستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہو گا کہ اگر ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ میں اور سمجھ لے گا یا اس سے لیے تھکا رہنے کی ضرورت پیش آئے گی؟

۴۔ کیا اس ہستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے؟ اگر کبھی نیند آتی ہے تو ہمارے پاس ایک ایسٹ ہوئی چاہیے کہ سب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں ہی سنتا ہے۔ ؟

۵۔ ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟

۶۔ انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اگر وہ تمام مشکلات حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر غیر ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ کی کیا حاجت؟

۷۔ اگر غیر اللہ مشکل کٹا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں تو پھر مشکل حل کرنے کا بیڑا اللہ نے اٹھا ہوا اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں۔ ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ بہت ہوئی چاہیے کہ کون کون سی مشکلات خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کون سی مشکلات غیر حل کر سکتا ہے تاکہ اس میں اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اس کے حل کرنے پر قادر ہو!!

۸۔ کیا اللہ کے سوا جو ہستی مشکل نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے؟

۹۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا۔ بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر مجبور ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر توجہ دے تو وہ اللہ تعالیٰ سے کونسی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے لے گی؟

۱۰۔ کسی بھی برگزیدہ یا گناہ کار ہستی کا جنازہ بڑھنا ہو تو اس کی بخشش کے لیے اللہ کو آواز دی جائے یا مشکل کٹا کو؟

توحید روڈ۔ کیمارٹی۔ کراچی

کیا آپ نے یہ کتابیں پڑھی ہیں؟

اگر آپ نہیں تو آج ہی نیچے دیے ہوئے پتہ پر خط لکھ کر مفت منگوائیے یا صرف ٹیلیفون کر دیجیے!

ہماری دعوت

ہماری دعوت

کیا آپ کو اللہ کی دعوت

میں سے

میں سے

میں سے

ہم کس بات کی دعوت دیتے ہیں اور طریقہ کار کیا ہے۔ دوسری تحریکوں سے فکر و نظر تحریر و تقریر اور عقائد و اعمال میں ہمارے اختلافات کیا ہیں؟

یہ قبریں یہ آستانے

مزارات کے بیوپاریوں کے لئے ایک تازیانہ، گنبد خضراء کی تاریخ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں آنے کی حقیقت اور زیارت قبر نبوی کی جھوٹی روایتیں۔

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص

توحید خالص قطنبرا

طلساتی ہوشربا واقعات کا پروردہ چاک ہوتا ہے۔ خاندانِ کعبہ لیبہ کی زیارت کو آتا ہے! پیر صاحب کی نظر میں زمر کا شخص کو مژدہ اور مژدہ کو زمرہ کر دیتے ہیں! حضرت علی عرش پر بیٹھ کر نکاح کر رہے تھے! یہ اور ایسی ہی بے حساب خدائیوں کا پروردہ چاک کیا گیا ہے۔ پڑھ کر خود فیصلہ کیجیے کہ اسلام آنت کہاں کھڑی ہے۔

تعویذ گنڈا شرک ہے

تعویذ گنڈے کرنے والوں کا آخرت میں انجام؟ کیا دم کیا ہوا پانی پیا جاسکتا ہے؟

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

تعویذ گنڈا

یہ قبریں

یہ آستانے

یہ آستانے

یہ آستانے

یہ آستانے

یہ آستانے

یہ آستانے

یہ آستانے

یہ آستانے

ان سب باتوں کا جواب آپ کو ان کتابوں کے پڑھنے سے مل جائے گا

پتہ: مسجد توحید نمبر ۱، آر جی ریلوے لائن کوآرڈرڈ، کیمڑی

فون: ۲۷۱۸۹۷ — ۲۷۱۴۵۱